از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا و دیگران

بنام

لیفٹیننٹ کرنل۔ ایس۔ بھارگوا

تاریخ فیصلہ: 10 جنوری 1996

[جے ایس ورما اور بی این کرپال، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت

اختتامی فوائد- استحقاق-فوجی آفیسر- سبکدوش شخص کے لیے درکار کم از کم معیاری مدتِ ملازمت مکمل کر لی گئی ہے-اس کے بعد، رضاکارانہ طور پر استعفی دے دیا- قرار پایا کہ: رضاکارانہ طور پر استعفی دینے والے ایسے فوجی آفیسران خود بخود اختتامی فائدے سے محروم نہیں رہ سکتے تھے- مورخہ 25-04-1981 کو جاری کردہ آرمی ہیڈ کوارٹر کے مکتوب کو کوئی اثر نہیں دیا جائے گا-فوج کے لیے پنشن کے ضابطے، 1961-ضابطے 3، 4، 16(a) اور (b)، 22، 25، 26 اور 38۔

آئین ہند 1950: آرٹیکل 136-استدعا کرنا- نئی استدعا-استعفی کی قبولیت کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن عدالت عالیہ نے مسترد کر دی-عدالتِ عالیہ کے روبرو دوسری رِٹ پٹیشن کے قابلِ سماعت ہونے کا اعتراض عدالت عالیہ میں پیش نہیں کیا گیا- قرار پایا کہ: اس طرح کی نئی دلیل کو پہلی بار عدالت عظمیٰ کے سامنے اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

مدعاعلیہ نے آرمی ڈینٹل کور میں شمولیت اختیار کی اور اس کے بعد انہوں نے مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں اور انہیں ماہر کے طور پر درجہ بند کیا گیا اور انہیں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ مدعاعلیہ، سبکدوشی پنشن کے لیے درکار خدمات کی کم از کم مدت مکمل کرنے کے بعد، اپیل کنندہ کو خط لکھ کر ملازمت سے استعفی دینے کی اجازت کی درخواست کرتا ہے۔ اپیل کنندہ نے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and integrity of this document

مذکورہ استعفیٰ قبول کر لیا، تاہم یہ واضح کیا کہ فریقِ ثانی آرمی ہیڈ کوارٹر کے مورخہ 25 اپریل 1981 کے مکتوب کے تحت پنشن کے فوائد کا مستحق نہیں ہوگا۔

نالاں ہو کر مدعاعلیہ نے اپنے استعفے کی قبولیت کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اس رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد، مدعاعلیہ نے پنشن اور دیگر اختتامی فائدے کا دعوی کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے سامنے دوسری رٹ پٹیشن دائر کی جس کی اجازت دی گئی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ دوسری رٹ پٹیشن پر عدالت عالیہ کو غور نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ مدعاعلیہ نے پنشن اور دیگر اختتامی فائدے کے حوالے سے کوئی راحت کا دعوی نہیں کیا تھا۔ تاہم، اپیل کنندہ نے تسلیم کیا کہ یہ دلیل عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. یہ اپیل کنندہ کا معاملہ نہیں ہے کہ مدعاعلیہ کی خدمت تسلی بخش نہیں تھی۔ اس لیے فوج کے لیے 1961 کے پنشن ضابطوں کے ضابطہ 3 کے تحت پنشن یا گریچوئٹی میں کمی کا حکم نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس بات کی کوئی تجویز نہیں ہے کہ مدعاعلیہ کا طرز عمل ایسا تھا کہ وہ ضابطہ 4 کے تحت اختتامی فائدے سے محروم ہو۔

1.2. ضابطہ 16 رضاکارانہ استعفے کے معاملے کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔ ضابطہ 16 (b) ایک ایسے معاملے کا حوالہ دیتا ہے جہاں ایک آفیسر جس کے پاس سبکدوشی پنشن کے لیے درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے اسے استعفی دینے کے لیے کہا جاتا ہے جس کی پنشن کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اگر ریگولیشن کا مقصد یہ ہوتا کہ کسی فرد کو رضاکارانہ استعفیٰ دینے کی صورت میں اُس کے اختتامی فوائد کے حق سے محروم کر دیا جائے، تو ضابطوں کے ضابطہ 16(b) سے مشابہ کوئی صراحتی شق شامل کی جاتی، لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ایک بار جب کسی آفیسر کے پاس درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے، تو وہ پنشن حاصل کرنے کا حق حاصل کرتا ہے اور جیسا کہ ضابطے کھڑے ہیں، اس حق کو صرف اس صورت میں چھین لیا جا سکتا ہے جب ضابطہ 3 یا 16 کے تحت کوئی حکم منظور کیا جائے۔ ان آفیسران کے رضاکارانہ استعفوں میں آسانی، جن کے پاس درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے، ان دونوں ضابطوں کے تحت نہیں آتی ہے اور اس لیے ایسے آفیسران، جو رضاکارانہ طور پر استعفی دیتے ہیں، خود بخود اختتامی فائدے سے محروم نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا، آرمی ہیڈ کوارٹر کے مورخہ 25 اپریل 1981

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے مکتوب کو کوئی اثر نہیں دیا جائے گا جس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی آفیسر خدمات سے استعفیٰ دے تو اُس کے پنشنری فوائد ضائع ہو جائیں گے۔

اس مرحلے پر، یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اپیل کنندہ کو عدالتِ عالیہ کے روبرو دوسری رٹ پٹیشن کے قابلِ سماعت ہونے کا اعتراض پہلی بار اس عدالت میں اٹھانے کی اجازت دی جائے، کیونکہ یہ اعتراض عدالتِ عالیہ کے سامنے پہلے کبھی پیش نہیں کیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 252 سال 1988۔

سی آر نمبر 994، سال 1986 میں آسام عدالت عالیہ کے 25.4.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے این این گوسوامی، اے کے سریواستو، مس انوبھا جین اور پی پرمیشورن۔

مدعاعلیہ کے لیے ایم۔ این۔ کرشنمانی، مس نیشی بھارگو، پی۔ این۔ بھارگو اور پی۔ کے۔ جین۔

عدالت کا فیصلہ کیرپال، جسٹس نے سنایا۔

اس اپیل میں، گوہاٹی عدالت عالیہ کے فیصلے سے، قانون کا سوال جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا ایک فوجی آفیسر، جس نے پنشنری اور سبکدوشی کے دیگر فوائد حاصل کیے ہیں، کو فوج سے استعفی دینے پر اسے ضبط کرنا ہوگا۔

مدعاعلیہ نے کبھی کبھی 1960 میں آرمی ڈینٹل کور میں شمولیت اختیار کی۔ انہیں 1962 میں فوج میں درجہ بندی دی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں اور انہیں ماہرین کے طور پر درجہ بند کیا گیا اور انہیں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ 2.1.1984 پر مدعاعلیہ نے ایک مکتوب لکھا جس میں 30.4.1984 سے یا جلد از جلد ملازمت سے استعفی دینے کی اجازت کی درخواست کی گئی تھی۔ مذکورہ خط میں وہ وجوہات تھیں جن کی بنا پر وہ استعفی دینا چاہتے تھے۔ مذکورہ استعفے کو 24.7.1984 کے مراسلے کے ذریعے قبول کر لیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ مدعا علیہ کو جلد از جلد تمام فوجی فرائض سے فارغ کر دیا جائے گا، لیکن 24.8.1984 کے بعد نہیں۔ اس خط میں یہ بھی ذکر کیا گیا تھا کہ ان کے استعفے کے نتیجے میں مدعاعلیہ گریجویٹی، پنشن، زیر التواء استعفے کی اجازت اور سفری رعایت کا حقدار نہیں ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and integrity of this document

مذکورہ خط کی وصولی پر، مدعاعلیہ نے 18.8.1984 پر ایک خط لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ ملازمت چھوڑنے میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔ اس کے بعد 22.8.1984 کا ایک اور خط آیا جس میں مدعاعلیہ نے استعفی دینے کی اجازت منسوخ کرنے کی درخواست کی تھی۔ اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگر اس طرح کی اجازت کو منسوخ کرنا ممکن نہیں ہے تو اس کی درخواست کو رہائی / قبل از وقت سبکدوشی کے لیے سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ خطوط ممکنہ طور پر اس لیے لکھے گئے تھے کیونکہ مدعاعلیہ کو احساس ہوا کہ وہ اپنے استعفے کے نتیجے میں پنشن، گریچوئٹی وغیرہ سے محروم ہو رہا ہے۔ مدعاعلیہ کے 18.8.1984 اور 22.8.1984 کے مکتوب کو قبول نہیں کیا گیا اور مدعاعلیہ کو 24 اگست 1984 کو ملازمت سے "خارج" کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ نے 22.8.1984 تاریخ کا مکتوب لکھنے کے فوراً بعد، گوہاٹی عدالت عالیہ میں دیوانی قاعدہ نمبر 570، سال 1984 کے نام سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ اس دیوانی قاعدہ میں جو راحت مانگی گئی تھی اس کا تعلق صرف ان کے استعفے کی قبولیت سے تھا۔ عدالت عالیہ کے سامنے دو تنازعات کا مطالبہ کیا گیا تھا جو یہ تھے کہ (i) استعفے کو مجاز اتھارٹی نے قبول نہیں کیا تھا اور اس طرح استعفے کی قبولیت کو نافذ نہیں کیا جا سکتا تھا اور (ii) دستبرداری کے خط پر اتھارٹی کو غور کرنا چاہیے تھا اور درخواست گزار کو استعفے کی اجازت طلب کرنے والے خط کو واپس لینے کی اجازت دی جانی چاہیے تھی۔ تاہم اس رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ نے دیوانی قاعدہ نمبر 994، سال 1986 کے نام سے ایک نئی رٹ پٹیشن دائر کی جس میں یہ دلیل دی گئی کہ اسے پنشن اور دیگر فوائد سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ دعوی کیا گیا کہ پنشن فضل کا معاملہ نہیں تھا اور چونکہ اس نے درکار خدمات مکمل کر لی تھی، اس لیے وہ پنشنری اور دیگر فوائد کا حقدار تھا۔

اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ کے سامنے اپنے جواب میں آرمی ہیڈ کوارٹر کے ایک خط پر انحصار کیا جس میں دیگر باتوں کے ساتھ کہا گیا تھا کہ اگر کسی آفیسر کو اپنے کمیشن سے استعفی دینے کی اجازت دی جاتی ہے تو وہ پنشن، گریچوئٹی اور استعفے کے التواء میں اجازت جیسے کسی بھی اختتامی فائدے کا حقدار نہیں ہو گا۔

گوہاٹی عدالت عالیہ نے 25.4.1987 کے اپنے فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچا کہ استعفی کے معاملات میں پنشن جیسے اختتامی فائدے سے انکار کرنا غیر معقول تھا جہاں استعفی دینے کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پیشگی اجازت ضروری تھی۔ 25.4.1981 کے مذکورہ خط کے مندرجات کو ختم کیے بغیر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مدعاعلیہ کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی پنشن اور دیگر اختتامی فائدے سے محروم ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ مذکورہ آرمی ہیڈ کوارٹر کا مکتوب، جس میں استعفے کی صورت میں پنشنری و دیگر اں فوائد کو خود بخود ضبط کرنے توضیع شامل ہے، معقول نہیں لگتا اور اس لیے اس پر عمل درآمد نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں، اس نے مشاہدہ کیا کہ "چونکہ موجودہ کارروائی میں اس توضیع جواز کو چیلنج نہیں کیا گیا ہے، ہم صرف یہ کہہ کر معاملہ چھوڑ رہے ہیں کہ ہم شق کو نافذ نہیں کر رہے ہیں"۔ عدالت عالیہ نے، اس کے مطابق، رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور یہاں اپیل گزاروں کو ہدایت کی کہ وہ مدعاعلیہ کو تمام قابل قبول اختتامی فائدے فراہم کریں۔

جس دن فیصلہ سنایا گیا، اس عدالت کو سرٹیفکیٹ دینے کی درخواست کی گئی۔ اس استدعا کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد عدالت عالیہ نے از خود نوٹس کے ذریعے آئین کے آرٹیکل 134A (a) کے تحت ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 133(1) کے تحت اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں مقدمہ ہے۔ اس لیے یہ اپیل۔

سب سے پہلے اپیل گزار کی جانب سے یہ دعوی کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دوسری رٹ پٹیشن پر گوہاٹی عدالت عالیہ کو غور نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ مدعاعلیہ نے پہلے اپنے استعفے کی قبولیت کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی تھی لیکن اختتامی فائدے کے حوالے سے کسی راحت کا دعوی نہیں کیا تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل مسٹر گوسوامی نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا ہے کہ یہ دلیل عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی اور ہماری رائے میں، اس آخری مرحلے پر یونین آف انڈیا کو پہلی بار اس اپیل میں دلیل اٹھانے کی اجازت دینا مناسب نہیں ہوگا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ مذکورہ خط کے مطابق مدعاعلیہ کا استعفی قبول ہونے پر اختتامی فائدے خود بخود ضبط ہو گئے اور عدالت عالیہ نے مدعاعلیہ کو راحت دینے میں غلطی کی۔

اس مرحلے پر، اختتامی فائدے کی گرانٹ سے متعلق توضیعات کا حوالہ دینا مناسب ہوگا جس کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ فوجی اہلکاروں کو پنشن کی گرانٹ "فوج کے لیے پنشن ریگولیشنز" (جسے اس کے بعد "پنشن ریگولیشن" کہا جاتا ہے) کے تحت ہوتی ہے۔ یہ ضابطے حکومت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہند کے اختیار کے تحت جاری کیے گئے ہیں اور ان کا اطلاق باقاعدہ فوج، دفاعی سیکیورٹی کور اور علاقائی فوج کے اہلکاروں پر ہوتا ہے۔

پنشن ضابطوں کا ضابطہ 22 پنشن کی گرانٹ سے متعلق ہے اور اس کے تحت ہے:

" ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اجازت آفیسر کو اس باب کے قواعد وضوابط کے مطابق سبکدوش ہونے والی پنشن یا گریچوئٹی دی جاسکتی ہے، بشرطیکہ سبکدوش ہونے والی گریچوئٹی صرف ایک غیر معمولی صورت میں صدر کی صوابدید پر کسی ایسے آفیسر کو دی جاسکتی ہے جسے سبکدوش ہونے کی اجازت ہو یا جس کی ملازمت کم از کم درکار خدمات مکمل کرنے کے بعد ختم کر دی جائیں۔

ضابطہ 25 درکار خدمات فراہم کرتا ہے اور مندرجہ ذیل شرائط میں ہے:

" 25(a) سبکدوشی پنشن کے لیے مطلوبہ درکار خدمات کی کم از کم مدت 20 سال ہے (دیر سے داخل ہونے والے کی صورت میں 15 سال ضابطہ 15 دیکھیں)۔ صرف درکار خدمات کے مکمل ہونے والے سال شمار ہوں گے۔

(b) سبکدوشی گریچوئٹی کے لیے درکار خدمات کی کم از کم مدت 10 سال ہوگی۔"

وہ ملازمت جو پنشن کے لیے اہل ہے ضابطہ 26 میں فراہم کی گئی ہے۔ ضابطہ 38 یہ فراہم کرتا ہے کہ وہ تمام خدمات جو سبکدوشی پنشن کے لیے مکمل طور پر اہل ہیں وہ بھی گریچوئٹی اور انہی شرائط پر اہل ہیں۔

مذکورہ بالا ضابطوں سے یہ ظاہر ہوگا کہ درکار خدمات کی تکمیل پر مدعاعلیہ کی طرح ایک آفیسر پنشن اور گریچوئٹی حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔ تاہم، ضابطوں میں تین توضیعات شامل ہیں جو خاص طور پر ان حالات کے لیے فراہم کرتی ہیں جہاں پنشن کے فوائد کی مکمل رقم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ضابطے 3، 4 اور 16 ہیں جو درج ذیل ہیں:

" (3) ان ضابطوں میں فراہم کردہ پنشن یا گریچوئٹی کی مکمل شرح اس وقت تک نہیں دی جائے گی جب تک کہ فراہم کردہ خدمت تسلی بخش نہ ہو۔ اگر ملازمت تسلی بخش نہیں رہی ہے، تو مجاز اتھارٹی پنشن یا گریچوئٹی کی رقم میں اس طرح کی کمی کرسکتی ہے جو اسے مناسب لگے۔

(4) مستقبل کا اچھا طرز عمل پنشن یا الاؤنس کی ہر گرانٹ کی ایک مضمر شرط ہوگی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(16)(a) جب کوئی آفیسر جس کے پاس پنشن حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے، اسے معزول کیا جاتا ہے یا برخاست کیا جاتا ہے یا ملازمت سے ہٹا دیا جاتا ہے، تو اس کی پنشن، صدر کی صوابدید پر، یا تو ضبط کی جاسکتی ہے یا اس شرح سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہے جس کے لیے وہ بصورت دیگر اہل ہوتا، اگر وہ اسی تاریخ کو ریٹائر ہوتا ہے۔

(b) جب کوئی آفیسر جس کے پاس پنشن حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے، اسے ریٹائر ہونے یا استعفی دینے کے لیے کہا جاتا ہے یا اس کے ایسا کرنے سے انکار کرنے کی صورت میں اسے سبکدوش کیا جاتا ہے یا اسے ملازمت برطرف بذریعے گزٹ کیا جاتا ہے، تو اسے صدر کی صوابدید پر اس شرح سے زیادہ پنشن دی جاسکتی ہے جس کے لیے وہ بصورت دیگر اہل ہوتا، اگر وہ اسی تاریخ کو معمول کے مطابق سبکدوش ہوتا۔

ضابطہ 3 کے محض مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ملازمت تسلی بخش نہیں رہی ہے تو مجاز اتھارٹی پنشن یا گریچوئٹی کی رقم میں کمی کر سکتی ہے۔ اس ضابطہ کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ عام طور پر پنشن یا گریچوئٹی کی مکمل شرح دی جانی چاہیے جب تک کہ جو ملازمت فراہم کی جاتی ہے وہ تسلی بخش نہ ہو۔ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ نہیں ہے کہ مدعا علیہ کی ملازمت تسلی بخش نہیں تھی۔ لہذا ضابطہ 3 کے تحت پنشن یا گریچوئٹی میں کمی کا حکم نہیں دیا جا سکتا تھا۔

ضابطہ 4 پنشن یا الاؤنس کی منظوری کے لیے ایک شرط بناتا ہے کہ آفیسر کا طرز عمل اچھا ہونا چاہیے۔ اس بات کی کوئی تجویز نہیں ہے کہ مدعا علیہ کا طرز عمل ایسا تھا کہ وہ ضابطہ 4 کے تحت اختتامی فائدے سے محروم ہو۔

ضابطہ 16(a) صدر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی آفیسر کے معزول ہونے، برخاست ہونے یا ملازمت سے ہٹائے جانے کی صورت میں پنشن کی شرح کو ضبط یا کم کر سکتا ہے۔ ضابطہ 16 کے ذیلی ضابطے (b) کے تحت، اگر کسی آفیسر کو سبکدوش ہونے یا استعفی دینے کے لیے کہا جاتا ہے، تو وہ صدر کی صوابدید پر کسی شخص کو اس شرح سے زیادہ نہیں دے سکتا جو وہ بصورت دیگر اہل ہوتا۔ ضابطہ 16 صدر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی ایسے آفیسر کی پنشن کو کم یا ضبط کر سکتا ہے جس کے پاس درکار خدمات کی کم از کم مدت صرف اس صورت میں ہو جب اسے معزول کیا جائے، برخاست کیا جائے یا ملازمت سے ہٹا دیا جائے۔ ایسے حالات میں بھی کوئی خودکار ضبط یا پنشن یا گریچوئٹی نہیں ہوتی۔ ایک آفیسر جس کی ملازمت معزول ہونے، برخاست ہونے یا ملازمت سے ہٹائے جانے کی وجہ سے ختم ہو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاتی ہے وہ عام طور پر اپنی پنشن حاصل کرنے کا حقدار ہو گا حالانکہ صدر کو پنشن ضبط کرنے یا کم کرنے کا حق حاصل ہے۔

ضابطہ 16 رضاکارانہ استعفے کے معاملے کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔ضابطہ 16 (b) ایک ایسے معاملے کا حوالہ دیتا ہے جہاں ایک آفیسر جس کے پاس درکار خدمات کی کم از کم مدت ہے اسے استعفی دینے کے لیے کہا جاتا ہے جس کی پنشن کو کم کیا جا سکتا ہے۔اگر ضابطے کا مقصد یہ ہوتا کہ کسی فرد کو رضاکارانہ استعفٰی دینے کی صورت میں اُس کے اختتامی فوائد کے حق سے محروم کر دیا جائے، تو ضابطوں میں ضابطہ 16(b) سے مشابہ کوئی صراحتی شق شامل کی جاتی، لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ایک بار جب کسی آفیسر کے پاس درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے، تو وہ پنشن حاصل کرنے کا حق حاصل کرتا ہے اور جیسا کہ ضابطے کھڑے ہیں، وہ حق صرف اس صورت میں چھین لیا جا سکتا ہے جب ضابطہ 3 یا 16 کے تحت کوئی حکم منظور کیا جائے۔آفیسران کے رضاکارانہ استعفوں کے معاملات، جن کے کریڈٹ میں درکار خدمات کی کم از کم مدت ہوتی ہے، ان دونوں ضابطوں کے تحت نہیں آتے ہیں اور اس لیے ایسے آفیسران، جو رضاکارانہ طور پر استعفی دیتے ہیں، خود بخود اختتامی فائدے سے محروم نہیں ہو سکتے۔

آرمی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جاری کردہ 25.4.1981 کے مکتوب میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی آفیسر ملازمت سے استعفی دیتا ہے تو پنشن کے فوائد ختم ہو جائیں گے، لیکن ہمیں یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ یہ خط، کسی بھی طرح سے، مذکورہ بالا ضابطوں میں ترمیم یا ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔پنشن کے فوائد کے مخصوص حق کے پیش نظر مذکورہ ضابطوں کے ذریعے دیے گئے 25.4.1981 کے خط پر کوئی اثر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہماری رائے میں، اپیل کے تحت عدالت عالیہ کا فیصلہ، جس کے تحت مدعاعلیہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی تھی، کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔مختنانہ وکیل مبلغ 5,000 روپے (صرف پانچ ہزار روپے)۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 15:18
I attest to the accuracy and integrity of this document